جناب وحید الدین خان صاحب

قرآن کریم —— خدا کی آواز

حقائق اور مشاہدات کی کسوٹی پر

پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے :

پیغمبروں میں سے ہر پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے ایسے معجزات دیئے جن کو دیکھ کر لوگ ایمان لائے ، اور مجھ کو جو معجزہ عطا ہوا ہے وہ قرآن ہے ۔

(بخاری باب الاعتصام)

یہ ارشاد ہماری تلاش کے صحیح رخ کو متعین کرتا ہے ۔ وہ بتاتا ہے کہ رسول کی رسالت کو پہچاننے کیلئے آج ہمارے پاس جو سب سے بڑا ذریعہ ہے وہ وہ کتاب ہے جسکو رسول نے یہ کہہ کر پیش کیا تھا کہ وہ اس کے پاس خدا کی طرف سے اتری ہے ۔ قرآن ، رسول کا نمائندہ بھی ہے اور رسول کے رسول برحق ہونے کی دلیل بھی ۔

قرآن کی وہ کیا خصوصیات ہیں جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے اترا ہے ۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں ، یہاں میں چند پہلوؤں کا مختصراً ذکر کروں گا ۔

۱۔ اس سلسلے میں سب سے پہلی چیز جو قرآن کے طالب علم کو متاثر کرتی ہے وہ قرآن کا چیلنج ہے جو چودہ سو برس سے دنیا کے سامنے ہے ۔ مگر آج تک اس کا جواب نہ دیا جا سکا ۔ قرآن میں بار بار یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جو لوگ قرآن کے کتاب الٰہی ہونے کے بارے میں مشتبہ ہیں ، اور اس کو محض اپنے جیسے ایک انسان کی تصنیف سمجھتے ہیں ، وہ ایسی ایک کتاب بنا کر پیش کریں ، بلکہ اس کے جیسی ایک سورۃ ہی بنا کر دکھا دیں ۔

وان کنتم فی ریب مما نزلنا
علی عبدنا فأتوا بسورة من مثله
وادعوا شهداءكم من دون الله
ان كنتم صادقين ۔ (بقرہ ۲۳)

اپنے بندے پر اپنا جو کلام ہم نے اتارا ہے اگر اس کے (کلام الٰہی ہونے کے) بارے میں تمہیں شبہ ہے تو اس کے جیسی ایک سورۃ لکھ کر لے آؤ اور خدا کے سوا اپنے تمام شہداء کو بھی بلا لو ، اگر تم اپنے خیال میں سچے ہو ۔

یہ ایک حیرت انگیز دعویٰ ہے جو ساری انسانی تاریخ میں کسی بھی مصنف نے نہیں کیا اور نہ بقید ہوش و حواس کوئی مصنف ایسا دعویٰ کرنے کی جرأت کر سکتا، کیونکہ کسی بھی انسان کیلئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک ایسی کتاب لکھ دے جس کے ہم پایہ کتاب دوسرے انسان نہ لکھ سکتے ہوں، ہر انسانی تصنیف کے جواب میں اسی درجہ کی دوسری انسانی تصنیف تیار کی جا سکتی ہے، قرآن کا یہ کہنا کہ وہ ایک ایسا کلام ہے جیسا کلام انسانی ذہن تخلیق نہیں کر سکتا، اور ڈیڑھ ہزار برس تک کسی انسان کا اس پر قادر نہ ہونا قطعی طور پر ثابت کر دیتا ہے کہ یہ ایک غیر انسانی کلام ہے۔ یہ خدائی منبع (DIVINE ORIGIN) سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ اور جو چیز خدائی منبع سے نکلی ہو اس کا جواب کون دے سکتا ہے۔

تاریخ میں چند مثالیں ملتی ہیں، جبکہ اس چیلنج کو قبول کیا گیا۔ سب سے پہلا واقعہ لبید ابن ربیعہ کا ہے جو عربوں میں اپنے قوت کلام اور تیزی طبع کے لئے مشہور تھا، اس نے جواب میں ایک نظم لکھی جو کعبہ کے پھاٹک پر آویزاں کی گئی اور یہ ایک ایسا اعزاز تھا جو صرف کسی اعلیٰ ترین شخص ہی کو ملتا تھا۔ اس واقعہ کے بعد ہی بعد کسی مسلمان نے قرآن کی ایک سورۃ لکھ کر اس کے قریب آویزاں کر دی۔ لبید (جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے) جب اگلے روز کعبہ کے دروازے پر آئے اور سورہ کو پڑھا تو ابتدائی فقروں کے بعد ہی وہ غیر معمولی طور پر متاثر ہوئے اور اعلان کیا کہ بلاشبہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہے اور میں اس پر ایمان لاتا ہوں — حتیٰ کہ عرب کا یہ مشہور شاعر قرآن کے ادب سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس کی شاعری چھوٹ گئی، بعد کو ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ان سے اشعار کی فرمائش کی تو انہوں نے جواب دیا:

"جب خدا نے مجھے بقرہ اور آل عمران جیسا کلام دیا ہے تو اب شعر کہنا میرے لئے زیبا نہیں۔" (استیعاب ابن عبدالبر، ترجمہ لبید)

دوسرا اس سے زیادہ عجیب واقعہ ابن المقفع کا ہے جس کو نقل کرتے ہوئے ایک مستشرق (WOLLASTON) لکھتا ہے:

—that Muhammad's boast as to the literary excellence of the Quran was not unfounded, further evidenced by a circumstance, which

---

1. Muhammad The Holy Prophet by H.G. SARWAR. P-448

Occured about a century after the establishement of Islam. MUHAMMAD: HIS LIFE & DOCTRINE, P.143

"یعنی یہ بات کہ قرآن کے اعجاز کلام کے بارے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے غلط نہیں تھے یہ اس واقعہ سے ثابت ہو جاتا ہے جو اسلام کے قیام کے سو سال بعد پیش آیا۔"

" واقعہ یہ ہے کہ منکرین مذہب کی ایک جماعت نے یہ دیکھ کر کہ قرآن لوگوں کو بڑی شدت سے متاثر کر رہا ہے، یہ طے کیا کہ اس کے جواب میں ایک کتاب تیار کی جائے، انہوں نے اس مقصد کیلئے ابن المقفع (م ۷۲۰ء) سے رجوع کیا جو اس زمانے کا ایک زبردست عالم، بے مثال ادیب اور غیر معمولی ذہین و طباع آدمی تھا۔ ابن مقفع کو اپنے اوپر اتنا اعتماد تھا کہ وہ راضی ہو گیا، اس نے کہا کہ میں ایک سال میں یہ کام کر دوں گا۔ البتہ اس نے یہ شرط لگائی کہ اس پوری مدت میں اسکی تمام ضروریات کا مکمل انتظام ہونا چاہیئے تاکہ وہ کامل یکسوئی کے ساتھ اپنے ذہن کو اپنے کام میں مرکوز رکھے۔

نصف مدت گذر گئی تو اس کے ساتھیوں نے یہ جاننا چاہا کہ اب تک کیا کام ہوا ہے۔ وہ جب اس کے پاس گئے تو انہوں نے اس کو اس حال میں پایا کہ وہ بیٹھا ہوا ہے، قلم اس کے ہاتھ میں ہے، گہرے مطالعہ میں مستغرق ہے، اس مشہور ایرانی ادیب کے سامنے ایک سادہ کاغذ پڑا ہوا ہے، اس کی نشست کے پاس لکھ لکھ کر پھاڑے ہوئے کاغذات کا ایک انبار ہے، اور اسی طرح سارے کمرہ میں کاغذات کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ اس انتہائی قابل اور فصیح اللسان شخص نے اپنی بہترین قوت صرف کر کے قرآن کا جواب لکھنے کی کوشش کی، مگر وہ بری طرح ناکام رہا، اس نے پریشانی کے عالم میں اعتراف کیا کہ صرف ایک فقرہ لکھنے کی جدوجہد میں اس کے چھ مہینے گذر گئے مگر وہ لکھ نہ سکا۔ چنانچہ ناامید اور شرمندہ ہو کر وہ اس خدمت سے دست بردار ہو گیا۔

اس طرح قرآن کا چیلنج بدستور آج تک قائم ہے، اور صدیوں پر صدیاں گذر گئیں مگر کوئی اس کا جواب نہ دے سکا۔ قرآن کی یہ ایک حیرت انگیز خصوصیت ہے۔ جو بلا اشتباہ یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ مافوق ہستی کا کلام ہے، اگر آدمی کے اندر فی الواقع سوچنے کی صلاحیت ہو تو یہی واقعہ ایمان لانے کے لئے کافی ہے۔

قرآن کے اس معجزانہ کلام کا نتیجہ تھا کہ عرب کے لوگ، جو فصاحت و بلاغت میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے اور جن کو اپنے کلام کی برتری کا اتنا احساس تھا کہ عرب کے سوا بقیہ دنیا کو عجم (گونگا) کہتے تھے۔ وہ قرآن کے کلام کے آگے جھکنے پر مجبور ہو گئے، تمام لوگوں کو اس کے برتر ادب کا اعتراف

کرنا پڑا۔ ضماد ازدی نام کے ایک عرب آپ کے پاس آئے، وہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے، آپ نے انہیں قرآن کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا، وہ سن کر حیران رہ گئے، ان کی زبان سے بے اختیار یہ فقرہ نکلا:

"خدا کی قسم میں نے کاہنوں کی بولی، جادوگروں کے منتر اور شاعروں کے قصائد سنے ہیں، مگر تمہارا کلام کچھ اور ہی ہے، یہ تو سمندر تک میں اثر کر جائے گا۔"

(مسلم، باب تخفیف الصلوٰۃ)

—— اس طرح کے بیشمار اعترافات ہیں جو قدیم تاریخ میں بھی موجود ہیں اور حال کے واقعات میں بھی۔

(باقی آئندہ)

اقوال حضرت امام غزالیؒ

- فسق و فجور سے بچنا تاوقتیکہ نظر کی حفاظت نہ کی جائے دشوار ہے۔
- بعض لوگ توکل کے یہ معنی لیتے ہیں کہ حصول معاش کی کوشش اور تدبیر نہ کریں، مگر یہ خیال جاہلوں کا ہے، کیونکہ یہ شریعت میں سراسر حرام ہے۔
- اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھ لینا جہالت ہے، بلکہ ہر شخص کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہیے۔
- بدخلقی نجاست باطنی کی دلیل ہے۔
- کلام میں نرمی اختیار کر کیونکہ الفاظ کی نسبت لہجے کا زیادہ اثر پڑتا ہے۔
- خاموشی عبادت ہے بغیر محنت کے، ہیبت ہے بغیر سلطنت کے، قلعہ ہے بغیر دیوار کے، فتحیابی ہے بغیر ہتھیار کے، آرام ہے کراماً کاتبین کا، قاعدہ ہے مؤمنین کا، شیوہ ہے عاجزوں کا، دبدبہ ہے حاکموں کا، مخزن ہے حکمتوں کا، جواب ہے جاہلوں کا۔
- دنیا کو دنیا کے کاموں سے حاصل کر اور خدا کا نام خدا ہی کے واسطے لے۔
- تمسخر اکثر منقطع دوستی، دل شکنی اور دشمنی کا باعث ہوتا ہے، اس سے دل میں حسد پیدا ہوتا ہے۔
- تکلف کی زیادتی محبت کی کمی کا باعث بن جاتی ہے۔
- عورت کی بد اخلاقی پر صبر کرنا، اسکی ضروریات مہیا کرنا اور راہ شرع پر اس کو قائم رکھنا بہتر عبادت ہے۔

٭٭٭